

دانی ایل کی کتاب - نمبر ایک سو اکیس

آخری دنوں کی نشانیوں کا راز کھولنا: بہار میں کونپلیں پھوٹتے درختوں کی طرف
مسیح کے اشاروں کو سمجھنا

Jeff Pippenger

2024-03-07

مسیح نے اپنے لوگوں کو بہار میں کونپلیں پھوٹنے والے درختوں کی طرف متوجہ کیا، تاکہ وہ آخری ایام
کی "علامات" اور ان "علامات" کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔

مسیح نے اپنے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی آمد کی علامتوں پر نظر رکھیں اور جب وہ اپنے آنے
والے بادشاہ کی نشانیاں دیکھیں تو خوشی منائیں۔ 'جب یہ باتیں ہونے لگیں،' اس نے کہا، 'تو اوپر
دیکھو اور اپنے سر بلند کرو؛ کیونکہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے۔' اس نے اپنے پیروکاروں کو بہار میں
کونپلیں مارنے والے درختوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا: 'جب وہ اب پھوٹنے لگتے ہیں، تو تم خود
دیکھتے اور جانتے ہو کہ موسم گرما نزدیک ہے۔ اسی طرح تم بھی، جب تم یہ باتیں وقوع پذیر ہوتے
دیکھو، جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔' لوقا 21:28، 30، 31۔ عظیم کشمکش، 308۔

آخری دنوں کی "نشانیاں" کی تمثیل ان "نشانیاں" سے کی گئی تھی جنہوں نے پہلے فرشتے کی تحریک
کا اعلان کیا اور اس کا آغاز کیا۔ ان "نشانیاں" میں آسمانوں کا ہلایا جانا شامل تھا، لیکن یوایل یہ
واضح کرتا ہے کہ آخری دنوں کی "نشانیاں"—وہ دن جب اسرائیل کی بدکاری تلاش کی جائے گی اور
نہ ملے گی، جب خدا کا مقدس پہاڑ ہمیشہ کے لیے مقدس ہوگا کیونکہ کوئی اجنبی پھر کبھی اس میں
سے نہیں گزرے گا—میں نہ صرف آسمان کی قوتوں کا ہل جانا بلکہ زمین کی قوتوں کا ہل جانا بھی
شامل ہوگا۔ سسٹر وائٹ آسمان کی قوتوں کے ہلنے اور زمین کی قوتوں کے ہلنے کے درمیان فرق کی
نشاندہی کرتی ہیں۔

16 دسمبر 1848 کو، خداوند نے مجھے آسمانوں کی قوتوں کے ہلنے جانے کا منظر دکھایا۔ میں نے
دیکھا کہ جب خداوند نے متی، مرقس اور لوقا میں درج نشانیاں دیتے ہوئے 'آسمان' کہا تو اس سے
مراد آسمان ہی تھی، اور جب اس نے 'زمین' کہا تو اس سے مراد زمین تھی۔ آسمان کی قوتیں
سورج، چاند اور ستارے ہیں۔ وہ آسمانوں میں حکومت کرتے ہیں۔ زمین کی قوتیں وہ ہیں جو زمین
پر حکومت کرتی ہیں۔ خدا کی آواز سے آسمان کی قوتیں ہلا دی جائیں گی۔ تب سورج، چاند اور
ستارے اپنی جگہوں سے ہٹا دیے جائیں گے۔ وہ فنا نہیں ہوں گے بلکہ خدا کی آواز سے ہلا دیے جائیں گے۔

سیاہ، بھاری بادل ابھرے اور آپس میں ٹکرائے۔ فضا چیر کر پیچھے ہٹ گئی؛ پھر ہم جبار میں موجود
کھلے خلا سے اوپر دیکھ سکتے تھے، جہاں سے خدا کی آواز آئی۔ مقدس شہر اسی کھلے خلا سے نیچے
اترے گا۔ میں نے دیکھا کہ زمین کی قوتیں اب ہلائی جا رہی ہیں اور واقعات ترتیب وار آ رہے ہیں۔
جنگ اور جنگوں کی افواہیں، تلوار، قحط اور وبا سب سے پہلے زمین کی قوتوں کو ہلائیں گے؛ پھر
خدا کی آواز سورج، چاند اور ستاروں کو، اور اس زمین کو بھی، ہلا دے گی۔ میں نے دیکھا کہ یورپ
میں قوتوں کا ہلنا، جیسا کہ بعض سکھاتے ہیں، آسمانی قوتوں کا ہلنا نہیں ہے، بلکہ یہ غضب ناک
قوموں کا ہلنا ہے۔ ابتدائی تحریریں، 41۔

انجیل متی، مرقس اور لوقا میں آسمان کے ہلنے جانے سے مراد آسمان پر حکمرانی کرنے والی قوتوں کا
ہلایا جانا ہے، جن کی نمائندگی سورج، چاند اور ستارے کرتے ہیں۔ یہ تمام آسمانی قوتیں ہلا دی گئیں،
اور انہوں نے "نشانیاں" پیدا کیں جنہوں نے پہلے فرشتے کی تحریک کا آغاز کیا اور اس کا اعلان کیا۔ وہ
آسمانی قوتیں تیسرے فرشتے کی تحریک کے دوران دوبارہ ہلائی جائیں گی۔ لیکن تیسرے فرشتے کی

تحریک میں زمین کی قوتیں بھی ہلا دی جائیں گی۔ زمین کی قوتوں سے مراد وہ قوتیں ہیں جو زمین پر حکمرانی کرتی ہیں۔ 11 ستمبر 2001 کو آسمان نہیں بلکہ زمین کی قوتیں ہلا دی گئیں۔

"کیا اب یہ بات پھیلانی جا رہی ہے کہ میں نے اعلان کیا ہے کہ نیو یارک ایک مدوجزر کی عظیم موج کے ذریعے بہا دیا جائے گا؟ میں نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ، جب میں وہاں بلند ہوتی ہوئی عظیم عمارتوں کو، منزل پر منزل، اوپر اٹھتے ہوئے دیکھتی تھی، تو میں نے کہا: 'کیا ہی ہولناک مناظر رونما ہوں گے جب خداوند زمین کو سختی سے ہلا دینے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگا! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کا پورا اٹھارہواں باب اس بات کی تنبیہ ہے کہ زمین پر کیا آنے والا ہے۔ لیکن نیو یارک پر خاص طور پر کیا آنے والا ہے، اس کے بارے میں مجھے کوئی مخصوص نور نہیں دیا گیا، سوائے اس کے کہ میں جانتی ہوں کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے پلٹنے اور الٹ دینے سے ڈھا دی جائیں گی۔ مجھے دی گئی روشنی سے میں جانتی ہوں کہ دنیا میں ہلاکت ہے۔ خداوند کا ایک کلمہ، اُس کی عظیم قدرت کا ایک لمس، اور یہ بھاری بھرکم ڈھانچے گر پڑیں گے۔ ایسے مناظر رونما ہوں گے جن کی ہولناکی کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔"

.Review and Herald, July 5, 1906

ملرائٹس کی تاریخ میں، لوقا کے قلم بند کردہ علامات میں سے ایک "قوموں کی پریشانی" تھا۔ قومیں اُن طاقتوں کی نمائندگی کرتی ہیں جو زمین پر حکومت کرتی ہیں، اور 11 ستمبر 2001 کو جب تیسری مصیبت نبوتی تاریخ میں وارد ہوئی تو زمین کی ہر قوم ہلا کر رہ گئی۔ وہ زمینی ہلچل لوقا باب اکیس میں پیش کی گئی تھی، مگر اسے زمین کی طاقتوں کے ہلا دینے کی بائبل اصطلاح کے طور پر نہیں بیان کیا گیا۔ اسے "قوموں کی پریشانی" کے الفاظ سے ظاہر کیا گیا، جیسا کہ اس وقت دنیا کی قوموں پر آیا جب نیویارک کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں۔ لوقا میں "قوموں کی پریشانی" زمین کی طاقتوں کے ہلا دینے ہی کے مترادف ہے، اور یہ ملرائٹس کی تاریخ میں پورا ہوا تھا۔

"میں نے دیکھا کہ زمین کی طاقتیں اب ہلا دی جا رہی ہیں اور یہ کہ واقعات ترتیب وار آ رہے ہیں۔ جنگ اور جنگ کی افواہیں، تلوار، قحط اور وبا سب سے پہلے زمین کی طاقتوں کو ہلائیں گے، پھر خدا کی آواز سورج، چاند اور ستاروں کو، اور اس زمین کو بھی، ہلا دے گی۔ میں نے دیکھا کہ یورپ میں طاقتوں کا ہلایا جانا، جیسا کہ بعض لوگ سکھاتے ہیں، آسمانی طاقتوں کا ہلایا جانا نہیں ہے، بلکہ یہ غضبناک قوموں کا ہلایا جانا ہے۔" ابتدائی تحریریں، 41.

'غضب ناک قوموں کی قوتوں کے ہلنے' کا مطلب 'زمین کی قوتوں کے ہلنے' ہی سے ہے، جیسا کہ ایڈونٹسٹ تحریک کی ابتدائی تاریخ میں 'یورپ کی قوتوں کے ہلنے' سے واضح ہوتا ہے۔ یورپاہ اسمتھ نے 1838 میں یہ شناخت کیا کہ یورپ کی قوتوں کو کیا چیز ہلا رہی تھی۔

"جس طرح اس [چھٹے] نرسنگے کی نبوتی مدت کا آغاز مشرق کے مسیحی شہنشاہ کی جانب سے اقتدار ترکوں کے ہاتھ میں رضاکارانہ طور پر سپرد کرنے سے ہوا، اسی طرح ہم بجا طور پر یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس کا اختتام اس علامت سے ہوگا کہ ترک سلطان وہی اقتدار دوبارہ رضاکارانہ طور پر مسیحیوں کے ہاتھ میں واپس سپرد کر دے۔ 1838 میں ترکی مصر کے ساتھ جنگ میں الجھ گیا۔ مصریوں کے ترک اقتدار کو الٹ دینے کے امکانات بہت قوی تھے۔ اسے روکنے کے لیے یورپ کی چار بڑی طاقتوں—انگلینڈ، روس، آسٹریا اور پروشیا—نے ترک حکومت کو سہارا دینے کے لیے مداخلت کی۔ ترکی نے ان کی مداخلت قبول کر لی۔ لندن میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مصر کے پاشا محمد علی کو پیش کرنے کے لیے ایک الٹی میٹم تیار کیا گیا۔ یہ بات ظاہر تھی کہ جب یہ الٹی میٹم محمد علی کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا تو عملاً سلطنت عثمانیہ کی تقدیر یورپ کی مسیحی طاقتوں کے ہاتھ میں ودیعت ہو جائے گی۔ یہ الٹی میٹم 11 اگست 1840 کو محمد علی کے حوالے کیا گیا! اور اسی روز سلطان نے ان چار طاقتوں کے سفراء کو ایک نوٹ بھیجا کہ اگر محمد علی ان کی تجویز کردہ شرائط ماننے سے انکار کرے تو کیا کیا جائے۔ جواب یہ تھا کہ کسی بھی

ممکنہ صورتِ حال کے بارے میں اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں؛ اس کے لیے انہوں نے انتظام کر رکھا ہے۔ نبوتی مدت ختم ہو گئی، اور اسی دن اسلامی امور کا اختیار مسیحیوں کے ہاتھ میں چلا گیا، بالکل اسی طرح جیسے 391 برس اور 15 دن پہلے مسیحی امور کا اختیار مسلمانوں کے ہاتھ میں چلا گیا تھا۔ یوں دوسری مصیبت ختم ہوئی، اور چھٹے نرسنگے کی صدا تھم گئی۔ "یوریاہ اسمتھ، حاضرہ حق کا خلاصہ، 218۔

دوسری مصیبت سے متعلق اسلام اپنی طاقت کی معراج سے گزر چکا تھا، اور خدا کے کلام کے مطابق اس کی مدت تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن مقرر تھی۔ پھر بھی 1830 کی دہائی میں مصر مسلم تاریخ کے دوسرے عظیم جہاد کو جاری رکھنے کی غرض سے مصر میں خلافت دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مزید اسلامی جنگوں کے امکان نے یورپی طاقتوں کو خوف سے لرزا دیا تھا۔ دہائیوں تک اسلام کے اپنی جنگوں کو دوبارہ بھڑکانے کے اس بحران کو اُن برسوں کے مورخین اور نامہ نگاروں نے "مشرقی مسئلہ" کا نام دیا۔ اہل مشرق کی جنگیں صدیوں تک یورپ کی اُن اقوام کے خلاف جاری رہیں جو اپنا مذہب رومی کلیسیا سے اخذ کرتی تھیں۔ 1838 میں، مسیح کے بیان کردہ "قوموں کی پریشانی" سے مراد اُن برہم قوموں کی لرزش تھی جو اسلام کی طرف سے سابق رومی سلطنت کے خلاف لڑی گئی جنگوں کے نتیجے میں پیدا ہوئی تھی۔

"عظیم دریا فرات میں بندھے ہوئے چار فرشتوں کو [آزاد] کرنے سے، میری مراد یہ ہے کہ خدا اب یہ اجازت دینے والا تھا کہ وہ چار اہم اقوام جن پر عثمانی سلطنت مشتمل تھی—جنہوں نے قسطنطنیہ میں مشرقی سلطنت کو زیر کرنے کی بے سود کوششیں کی تھیں اور یورپ کی فتح میں نہایت کم پیش رفت کی تھی—اب قسطنطنیہ کو فتح کریں، اور یورپ کے تہائی حصے پر چڑھ دوڑ کر اسے مطیع بنا لیں؛ اور حقیقتاً پندرہویں صدی کے وسط کے قریب ایسا ہی ہوا۔" تصانیفِ ولیم ملر، جلد 2، صفحہ 121۔

لوقا میں مذکور روایت میں قوموں کی پریشانی 'حیرانی کے ساتھ؛ سمندر اور لہریں گرجتی ہوئی' اور لوگوں کے 'خوف کے مارے دل بیٹھ جانا، اور ان چیزوں کے اندیشے سے جو زمین پر آنے والی ہیں' کے طور پر بیان کی گئی تھی۔ مشرقی مسئلے کی یہ الجھن بیسویں صدی تک دنیا کی طاقتوں کو بے چین کرتی رہی، اور اس پریشانی کی علامت 'خوف کے مارے لوگوں کے دل بیٹھ جانا' اور 'سمندر اور لہروں کا گرجنا' تھی۔

خدا کے بندوں پر مہر لگانے کا عمل وہی ہے جو حزقی ایل کو رویا میں دکھایا گیا تھا۔ یوحنا بھی اس نہایت چونکا دینے والے انکشاف کا گواہ تھا۔ اس نے سمندر اور لہروں کو گرجتے دیکھا، اور خوف کے باعث لوگوں کے دل بیٹھ رہے تھے۔ اس نے زمین کو ہلتے دیکھا، اور پہاڑوں کو سمندر کے بیچوں بیچ اٹھا کر لے جائے دیکھا (جو حقیقتاً پیش آ رہا ہے)، اس کا پانی گرج رہا تھا اور مضطرب تھا، اور اس کے ابھرنے سے پہاڑ لرز رہے تھے۔ اسے بلائیں، وبا، قحط اور موت کو اپنا ہولناک کام سرانجام دیتے ہوئے دکھایا گیا۔ واعظین کے لیے شہادتیں، 445۔

جب یوحنا کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی دکھائی گئی تو اس نے قوموں کی تنگی دیکھی، جس کی نمائندگی سمندروں اور موجوں کے گرجنے اور خوف کے سبب لوگوں کے دل بیٹھنے سے کی گئی تھی، اور یہ وہی مہر بندی تھی جو حزقی ایل کو باب نو میں دکھائی گئی تھی۔ حزقی ایل کو مہر بندی کے باطنی عناصر دکھائے گئے تھے اور یوحنا کو مہر بندی سے متعلق ظاہری عناصر دکھائے گئے تھے۔ یوحنا نے دیکھا کہ قوموں کا برا فروختہ ہونا ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے ساتھ وابستہ ہے، اور قوموں کا یہی برا فروختہ ہونا لوقا میں مذکور قوموں کی تنگی بھی ہے جسے تاریخی طور پر مسئلہ مشرقیہ کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔ یوحنا کو دکھایا گیا کہ تیسری خرابی یعنی اسلام، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی ظاہری علامت ہے۔

موجودہ زمانہ تمام زندہ انسانوں کے لیے نہایت گہری دلچسپی کا وقت ہے۔ حکمران اور رجال سیاست، وہ لوگ جو اعتماد اور اختیار کے مناصب پر فائز ہیں، اور ہر طبقے کے صاحب فکر مرد و زن، اپنے اردگرد رونما ہونے والے واقعات پر اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ وہ اقوام کے درمیان قائم کشیدہ اور بے قرار تعلقات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس شدت کا مشاہدہ کرتے ہیں جو ہر زمینی عنصر پر غالب آتی جا رہی ہے، اور وہ پہچانتے ہیں کہ کوئی عظیم اور فیصلہ کن واقعہ ظہور پذیر ہونے کو ہے۔ کہ دنیا ایک ہولناک بحران کے دہانے پر کھڑی ہے۔

"فرشتے اس وقت نزاع کی ہواؤں کو روکے ہوئے ہیں، تاکہ وہ اُس وقت تک نہ چلیں جب تک دنیا کو اُس پر آنے والی ہلاکت سے آگاہ نہ کر دیا جائے؛ لیکن ایک طوفان جمع ہو رہا ہے، جو زمین پر پھوٹ پڑنے کے لیے تیار ہے؛ اور جب خدا اپنے فرشتوں کو ہواؤں کو چھوڑ دینے کا حکم دے گا، تو ایسی کشمکش کا منظر برپا ہوگا جس کی تصویر کوئی قلم کھینچ نہیں سکتا۔"

"بائبل، اور صرف بائبل، ان باتوں کا درست تصور پیش کرتی ہے۔ یہاں ہماری دنیا کی تاریخ کے عظیم اختتامی مناظر منکشف کیے گئے ہیں، وہ واقعات جو پہلے ہی اپنے سائے ڈال رہے ہیں، جن کی آمد کی آہٹ زمین کو لرزا دیتی ہے اور خوف کے مارے لوگوں کے دل بیٹھ جاتے ہیں۔" Education, 179, 180

انجیل لوقا باب اکیس میں یسوع نے وہ "نشانیوں" بیان کیں جنہوں نے ملیرائٹ تحریک کا آغاز کیا، اور وہ تمام "نشانیوں" سسٹر وائٹ کے مطابق پوری ہوئیں۔ لزبن کا زلزلہ، تاریک دن، ستاروں کا گرنا، اور اقوام کی تنگی—جو زمین کی قوتوں کے ہل جانے کی نمائندگی کرتی تھی اور جو مشرقی مسئلہ سے پیدا ہونے والے خوف میں اسلام کے ذریعے پوری ہوئی—سب پوری ہو چکی ہیں۔ ملیرائٹ "نشانیوں" میں ابن آدم کا بادل کے ساتھ آنا بھی شامل ہے، جو اسی درست ترتیب میں پورا ہوا جس میں مسیح نے یہ "نشانیوں" دی تھیں؛ کیونکہ 1840 میں عثمانی بالادستی پر قدغن لگنے کے ساتھ جب اقوام کی تنگی ختم ہوئی، تو 22 اکتوبر 1844 کو مسیح پاک ترین مقام میں آیا، اور جب وہ آیا تو بادلوں کے ساتھ آیا۔

'اور دیکھو، ابن آدم کی مانند ایک آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام کے حضور آیا، اور وہ اسے اُس کے حضور نزدیک لے آئے۔ اور اسے اقتدار اور جلال اور بادشاہی دی گئی تاکہ تمام لوگ، قومیں اور زبانیں اُس کی خدمت کریں؛ اُس کا اقتدار ابدی اقتدار ہے جو زائل نہ ہوگا۔' دانی ایل 7:13، 14۔ یہاں جس مسیح کی آمد کا بیان ہے وہ اس کی زمین پر دوسری آمد نہیں ہے۔ وہ آسمان میں قدیم الایام کے پاس اس لیے آتا ہے کہ اقتدار اور جلال اور بادشاہی حاصل کرے، جو اسے بطور شفیع اپنی خدمت کے اختتام پر دی جائے گی۔ یہ یہی آمد ہے، نہ کہ زمین پر اس کی دوسری آمد، جس کے 1844 میں 2300 دنوں کی مدت کے اختتام پر وقوع پذیر ہونے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ آسمانی فرشتوں کی معیت میں ہمارا عظیم سردار کاہن قدس الاقداس میں داخل ہوتا ہے اور وہاں خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے تاکہ انسان کی طرف سے اپنی خدمت کے آخری اعمال انجام دے—تحقیقی عدالت کا کام انجام دے اور ان سب کے لیے کفارہ کرے جنہیں اس کے فوائد کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے۔ عظیم کشمکش، 479۔

ملیرائٹس کی تاریخ سے وابستہ "نشانیوں" ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ سے وابستہ "نشانیوں" کی نظیر تھیں۔ جب مسیح نے ایک تمثیل کے ذریعے اس تاریخی روایت کے لیے دوسری گواہی مہیا کی، تو اُس نے اپنے شاگردوں کی توجہ "بہار کے کونپلیں نکالتے درختوں" کی طرف دلائی۔ اُس نے انہیں بتایا کہ جب درختوں میں کونپلیں نکلنے لگیں تو تم جان لو کہ تم دنیا کے انجام کے قریب ہو، اور یہ کہ وہ نسل جو بہار میں کونپلیں نکالتے درختوں کو دیکھے گی، اُس کی دوسری آمد کی آگ میں آسمان و زمین کے ٹل جانے کو دیکھنے تک زندہ رہے گی۔

جب وہ اب کونپلیں نکالتے ہیں تو تم دیکھ کر خود جانتے ہو کہ گرمی قریب ہے۔ اسی طرح تم بھی، جب تم یہ باتیں ہوتے دیکھو، تو جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہ

نسل ہرگز فنا نہ ہوگی جب تک یہ سب پوری نہ ہو جائیں۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، مگر میرے کلام ہرگز نہ ٹلیں گے۔ لوقا 21:30-33.

تب سوال یہ بنتا ہے کہ، "درخت کب کونپلیں پھوٹنے لگے؟" پچھلی بارش کا چھڑکاؤ 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا، جو اشعیا کے مطابق خدا کی "مشرقی ہوا کے دن میں سخت ہوا" کا "دن" ہے۔

یہ تیلے طور پر، جب وہ پھوٹتا ہے، تو تو اُس سے مواخذہ کرے گا؛ وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت ہوا کو روکے رکھتا ہے۔ پس اسی سے یعقوب کی بدکرداری پاک کی جائے گی؛ اور اس کا گناہ دور کرنے کا یہی سب پھل ہے: جب وہ مذبح کے سب پتھروں کو ایسے چونے کے پتھروں کی مانند بنا دے گا جو ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے ہوں، تو اشجارِ مقدس اور مورتیں قائم نہ رہیں گی۔ تو بھی قلعہ بند شہر ویران ہوگا، اور رہائش گاہیں چھوڑ دی جائیں گی، اور بیابان کی مانند رہ جائیں گی؛ وہاں بچھڑا چرائے گا، اور وہیں لیٹ جائے گا، اور اس کی شاخوں کو کھا جائے گا۔ جب اس کی ڈالیاں سوکھ جائیں گی، تو وہ ٹوٹ جائیں گی؛ عورتیں آئیں گی اور انہیں آگ لگا دیں گی؛ کیونکہ یہ ہے فہم قوم ہے؛ اس لیے جس نے ان کو بنایا وہ ان پر رحم نہ کرے گا، اور جس نے ان کی صورت گری کی وہ ان پر فضل نہ کرے گا۔ اور اُس روز ایسا ہوگا کہ خداوند دریا کے دھارے سے لے کر مصر کی ندی تک جھاڑ ڈالے گا، اور اے بنی اسرائیل، تم ایک ایک کر کے جمع کیے جاؤ گے۔ اور اُس روز ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگا پھونکا جائے گا، اور جو اشور کے ملک میں ہلاکت کے قریب تھے اور جو مصر کے ملک میں جلا وطن تھے وہ آئیں گے، اور یروشلیم میں مقدس پہاڑ پر خداوند کی عبادت کریں گے۔ اشعیا 8:27-13.

آخری بارش 11 ستمبر 2001 کو (یہ تیلے انداز میں) چھینٹے برسانے لگی، اور آخری بارش کے پیغام اور جعلی امن و سلامتی کے پیغام پر بحث شروع ہوئی۔ اس بحث کی تاریخ وہ مرحلہ ہے جہاں یعقوب کی بدکاری دور کی جاتی ہے (پاک کی جاتی ہے، یعنی کفارہ کیا جاتا ہے)۔ اس بحث کی تاریخ، جو حقوق کی بحث ہے، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا زمانہ ہے، جو اس پر ختم ہوتا ہے کہ لاودیکی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ خداوند کے منہ سے اگلا جاتا ہے، کیونکہ وہ "محفوظ شہر" کی حیثیت سے سنسان ہو جائے گا، کیونکہ وہ ایسے لوگوں کا شہر بن چکا تھا جن کے اندر کوئی سمجھ نہیں، جو نہ رحمت پاتے ہیں نہ فضل۔ اُس وقت مکاشفہ اٹھارہ کی "دوسری آواز" ایک بڑا نرسنگا پھونکے گی، جو ساتواں نرسنگا اور تیسری وائے ہے، اور خدا کا دوسرا گلہ "یروشلیم" میں آ کر عبادت کرے گا، جو کلیسیا فاتح کی تحریک بن چکا ہوگا۔

11 ستمبر 2001 اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ زمین کی تاریخ کی آخری نسل آچکی ہے، اور صرف وہی لوگ جو بہار میں کونپلیں پھوٹتے ہوئے درختوں کو پہچانتے ہیں، اس بارش کو پائیں گے جو درختوں میں کونپلیں پھوٹا رہی ہے۔ صرف وہی جو یہ پہچانتے ہیں کہ تیسری آفت کا اسلام ہی آخری بارش کی آمد اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی علامت ہے، اسی گروہ میں شامل ہوں گے۔

صرف وہی لوگ جو اپنی ملی ہوئی روشنی کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، مزید روشنی پائیں گے۔ جب تک ہم فعال مسیحی فضائل کے عملی اظہار میں روزانہ ترقی نہیں کر رہے، ہم آخری بارش میں روح القدس کے ظہور کو پہچان نہیں سکیں گے۔ وہ ہمارے اردگرد کے لوگوں کے دلوں پر برس رہی ہوگی، لیکن ہم نہ اسے تمیز کر سکیں گے اور نہ اسے قبول کریں گے۔ خدام دین کے لیے شہادتیں، 507.

ہمیں آخری بارش کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اُن سب پر نازل ہونے والی ہے جو ہم پر گرنے والی فضل کی شبیم اور بارشوں کو پہچانیں اور انہیں اپنا لیں۔ جب ہم روشنی کے بکھرے ہوئے ٹکڑے سمیٹتے ہیں، جب ہم خدا کی (جو پسند کرتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسا کریں) یقینی رحمتوں کی قدر کرتے ہیں، تب ہر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ 'کیونکہ جیسے زمین اپنی کونپلیں نکالتی ہے، اور جیسے باغ اُس میں بوئے ہوئے کو اگاتا ہے، ویسے ہی خداوند خدا سب قوموں کے سامنے راستبازی اور ستائش کو اگا دے گا' (یسعیاہ 61:11)۔ ساری زمین خدا کے جلال سے معمور ہو جائے گی۔ سیونتھ ڈے

ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 7، صفحہ 984۔

ہم اگلے مضمون میں اس مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

"جب تک وہ لوگ جو مدد کر سکتے ہیں اپنے فرض کے احساس سے بیدار نہ ہوں، جب تیسرے فرشتے کی بلند پکار سنائی دے گی تو وہ خدا کے کام کو پہچان نہیں سکیں گے۔ جب روشنی زمین کو منور کرنے کے لیے نکلے گی، تو خداوند کی مدد کے لیے آگے آنے کے بجائے وہ اپنے تنگ نظریاتی خیالات کے مطابق اُس کے کام کو باندھنا اور محدود کرنا چاہیں گے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ خداوند اس آخری کام میں ایک ایسے طریقے سے کام کرے گا جو معمول کی ترتیب سے بہت ہٹ کر ہوگا، اور ایسی راہ سے جو کسی بھی انسانی منصوبہ بندی کے خلاف ہوگی۔ ہمارے درمیان ایسے لوگ ہوں گے جو ہمیشہ خدا کے کام کو قابو میں رکھنا چاہیں گے، حتیٰ کہ یہ بھی ہدایت دینا چاہیں گے کہ کون سے اقدامات کیے جائیں، جب یہ کام اُس فرشتے کی ہدایت میں آگے بڑھے گا جو تیسرے فرشتے کے ساتھ مل کر دنیا کو دیا جانے والا پیغام پہنچانے میں شامل ہوتا ہے۔ خدا ایسے طریقے اور وسائل استعمال کرے گا جن سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ لگامیں اپنے ہی ہاتھ میں لے رہا ہے۔ کارکن اُن سادہ ذرائع پر حیران ہو جائیں گے جنہیں وہ استعمال کرے گا تاکہ اپنے راستبازی کے کام کو برپا کرے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔" خادمین دین کے لیے گواہیاں، 300۔